Freebooks.pk
Free Notes • Past Papers • Guides for Students

اردو لازمی جماعت گیارہویں — پنجاب بورڈ (PECTAA)

سبق 9

نیا قانون

Urdu Class 11 Lesson 9: Naya Qanoon (Saadat Hasan Manto)

سعادت حسن منٹو • افسانہ • استاد منگو • انڈیا ایکٹ 1935ء • طنز

© freebooks.pk — Original educational content

Free notes: freebooks.pk

سبق 9: نیا قانون

Urdu Class 11 Lesson 9: Naya Qanoon (Saadat Hasan Manto)

یہ نوٹس پنجاب بورڈ (PECTAA) کی جماعت گیارہویں کی کتاب اردو (لازمی) کے نویں سبق 'نیا قانون' پر مبنی ہیں۔ یہ سعادت حسن منٹو کا مشہور افسانہ ہے جس کا مرکزی کردار لاہور کا تانگہ بان استاد منگو ہے۔ وہ انگریزوں سے نفرت کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ 'نیا قانون' (گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935ء) آتے ہی ہندوستانی آزاد ہو جائیں گے، مگر یکم اپریل کو اسے پتا چلتا ہے کہ غلام قوم کے لیے قانون بدلنے سے کچھ نہیں بدلتا۔

نوٹس میں مصنف کا تعارف، افسانے کا مرحلہ وار خلاصہ، استاد منگو کا کردار، طنز اور علامت کی وضاحت، مرکزی خیال، مشکل الفاظ، تذکیر و تانیث اور واحد جمع کی اصلاح، ضرب الامثال، اور مختصر، تفصیلی اور معروضی سوالات شامل ہیں۔

تدریسی مقاصد

- طلبہ کو ادبی زبان اور اسلوب سے روشناس کرانا۔
- منٹو کی حقیقت نگاری اور سماجی و سیاسی مسائل کی پیش کش سے آگاہ کرنا۔
- طلبہ میں تنقیدی اور تخلیقی صلاحیتیں پیدا کرنا۔
- افسانوی کرداروں کے مثبت اور منفی پہلوؤں پر روشنی ڈالنا۔
- طلبہ کو استعماریت (نوآبادیاتی نظام) اور اس کی جھلکیوں سے آگاہ کرنا۔

مصنف کا تعارف

سعادت حسن منٹو ضلع لدھیانہ (مشرقی پنجاب) میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد علی گڑھ مسلم یونیورسٹی گئے مگر تعلیم ادھوری چھوڑ کر عملی زندگی شروع کی۔ آل انڈیا ریڈیو دہلی سے وابستہ رہے، کئی رسالوں کی ادارت کی اور فلموں کی کہانیاں اور مکالمے لکھے۔ قیامِ پاکستان کے بعد بمبئی سے لاہور آ گئے جہاں انھیں سخت معاشی تنگ دستی کا سامنا رہا؛ 1955ء میں لاہور ہی میں ان کا انتقال ہوا۔

منٹو نے سماجی، سیاسی اور نفسیاتی موضوعات پر نہایت جرأت سے لکھا۔ انھوں نے اردو افسانے کو پُرتکلف زبان سے نجات دلا کر بے تکلف اور سیدھا سادہ انداز دیا۔ ان کی تحریروں کا بنیادی عنصر حقیقت نگاری اور سچائی ہے۔ وہ 'لوگ کیا کہیں گے' کی پروا کیے بغیر معاشرے کی منافقت کا پردہ چاک کرتے رہے، جس پر انھیں کئی مقدمات کا سامنا بھی کرنا پڑا۔

Free notes: freebooks.pk

تقریباً بیس سالہ ادبی زندگی میں انھوں نے سیکڑوں افسانے، ڈرامے اور خاکے لکھے جن کے ترجمے دنیا کی کئی زبانوں میں ہو چکے ہیں۔ ان کی کتابوں میں 'سرگزشتِ اسیر'، 'آتش پارے'، 'لذتِ سنگ'، 'چغد'، 'نمرود کی خدائی'، 'کنجے فرشتے' اور 'لاؤڈ اسپیکر' شامل ہیں۔

اہم اصطلاحات اور قواعد

افسانہ

مختصر نثری کہانی جس میں عموماً ایک واقعہ، ایک مرکزی کردار اور ایک تاثر ہوتا ہے؛ 'نیا قانون' ایک افسانہ ہے۔

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935ء

انگریز حکومت کا بنایا ہوا آئین جو یکم اپریل 1937ء سے نافذ ہوا؛ افسانے میں یہی 'نیا قانون' ہے۔

طنز

کسی خامی پر ایسی چبھتی ہوئی بات جو ہنساتی کم اور سوچنے پر زیادہ مجبور کرے؛ افسانے کا انجام شدید طنز ہے۔

استعماریت

ایک قوم کا دوسری قوم پر قبضہ کر کے حکومت کرنا؛ انگریزوں کا ہندوستان پر راج اس کی مثال ہے۔

تذکیر و تانیث

اسم کے مذکر یا مؤنث ہونے کا درست استعمال؛ جیسے 'میرا قلم' (مذکر)، 'ایک خواب دیکھا' (مذکر)، 'ہوش نہیں آیا' (مذکر)۔

واحد جمع کی اصلاح

'ہر' کے بعد واحد آتا ہے: 'ہر مرض'، 'ہر ملک'، نہ کہ 'ہر امراض' یا 'ہر ممالک'۔

ضرب المثل

مشہور کہاوت جس کے الفاظ مقرر ہوتے ہیں؛ انھیں بدلنا غلطی ہے، جیسے درست: 'ایک انار سو بیمار'، 'ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا'۔

افسانے کا تعارف

'نیا قانون' منٹو کے مشہور ترین افسانوں میں سے ہے۔ کہانی 1937ء کے لاہور میں ہے۔ استاد منگو ان پڑھ ہونے کے باوجود اپنے اڈے کا سب سے 'باخبر' آدمی سمجھا جاتا ہے؛ وہ سواریوں کی باتیں سن کر دنیا کی خبریں جمع کرتا ہے اور ساتھیوں پر رعب جماتا ہے۔

Free notes: freebooks.pk

افسانے کا مرکزی تضاد یہ ہے کہ منگو کی امیدیں سنی سنائی باتوں پر قائم ہیں۔ وہ 'نئے قانون' کو آزادی کا پروانہ سمجھ لیتا ہے اور اسی بھروسے پر ایک انگریز سے بدلہ لیتا ہے، مگر پولیس اسے یہ کہہ کر حوالات میں ڈال دیتی ہے کہ قانون وہی پرانا ہے۔ یوں منٹو نوآبادیاتی نظام اور عام آدمی کی بے بسی پر گہرا طنز کرتے ہیں۔

اقتباس وار خلاصہ

استاد منگو کی 'معلومات'

منگو کوچوان اپنے اڈے میں بہت عقل مند سمجھا جاتا تھا۔ اس نے کبھی سکول کا منہ نہیں دیکھا تھا، مگر سواریوں کی گفتگو سن سن کر دنیا بھر کی خبریں رکھتا تھا۔ ایک بار اس نے سواری سے سن کر پیش گوئی کی کہ اسپین میں جنگ چھڑ جائے گی، اور جب واقعی جنگ چھڑ گئی تو اڈے کے سارے کوچوان اس کی ذہانت کے قائل ہو گئے۔

انگریزوں سے نفرت

منگو کو انگریزوں سے سخت نفرت تھی۔ وہ کہتا تھا کہ انھوں نے ہندوستان پر قبضہ کر کے ظلم ڈھا رکھا ہے، مگر اصل وجہ یہ تھی کہ چھاؤنی کے گورے اسے بہت ستاتے اور اس سے ذلت آمیز سلوک کرتے تھے۔ کسی گورے سے جھگڑا ہو جاتا تو شام کو اڈے پر آ کر خوب بھڑاس نکالتا کہ یہ لوگ آئے تو آگ لینے تھے اور گھر کے مالک بن بیٹھے، اور دعا کرتا کہ کوئی نیا قانون آئے جو ان سے نجات دلائے۔

نئے آئین کی خبر

ایک دن کچہری سے دو ماروا ڑیوں کو بٹھایا جو اپنے دیوانی مقدمے کے سلسلے میں آئے تھے۔ ان کی باتوں سے منگو کو معلوم ہوا کہ یکم اپریل سے ہندوستان میں نیا آئین (انڈیا ایکٹ) نافذ ہو گا اور بہت کچھ بدل جائے گا۔ منگو کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ اس نے سمجھا کہ اب انگریزوں کا راج ختم اور ہندوستانیوں کو آزادی مل جائے گی۔

سنی سنائی باتوں سے بنی امیدیں

منگو نے اڈے پر سب کو یہ خبر سنائی اور اپنے ساتھیوں پر رعب جمایا۔ اس نے روس کے انقلاب کے بارے میں بھی سنا تھا اور سمجھتا تھا کہ روس والا بادشاہ ضرور کچھ کر دکھائے گا۔ بعد میں کچھ وکیلوں اور طالب علموں کی باتوں نے، جو نئے آئین پر تنقید کر رہے تھے، الٹا اس کے دل میں نئے آئین کی اہمیت اور بڑھا دی، کیونکہ وہ ہر بات کو اپنی امید کے مطابق سمجھتا تھا۔

یکم اپریل کا انتظار

منگو بے صبری سے یکم اپریل کا انتظار کرنے لگا۔ وہ ہر وقت تصور کرتا کہ اس دن گورے بدل جائیں گے اور ہندوستانیوں کی عزت ہو گی۔ اس نے نیا قانون آنے کی خوشی میں گھوڑے کے لیے نیا ساز بھی چودھری خدا بخش سے خریدا۔

Free notes: freebooks.pk

یکم اپریل: تبدیلی کی تلاش

یکم اپریل کو منگو صبح سویرے تانگہ لے کر نکلا اور پورے شہر میں 'نیا قانون' ڈھونڈتا رہا، مگر اسے کچھ بدلا ہوا نظر نہ آیا: وہی بازار، وہی پولیس، وہی لوگ۔ وہ مایوس ہونے لگا تو چھاؤنی کے پاس ایک گورے نے آواز دی۔ منگو نے پہچان لیا کہ یہ وہی گورا ہے جس سے پچھلے برس اس کا جھگڑا ہوا تھا اور جس نے اسے بے عزت کیا تھا۔

گورے سے جھگڑا

منگو نے کرایہ بہت زیادہ مانگا اور گورے سے بدتمیزی سے بات کی، کیونکہ اسے یقین تھا کہ اب نیا قانون ہے۔ گورے نے چھڑی سے اسے ہٹانا چاہا تو منگو نے تانگے سے اتر کر اسے مارنا شروع کر دیا۔ گورا حیران و پریشان تھا کہ آج اس تانگے والے کو کیا ہو گیا ہے۔ لوگ جمع ہو گئے اور پولیس آ گئی۔

انجام: وہی پرانا قانون

پولیس منگو کو پکڑ کر لے گئی۔ راستے بھر وہ چلاتا رہا کہ اب نیا قانون ہے، نیا قانون ہے۔ مگر کسی نے اس کی نہ سنی، اور تھانے میں اسے یہ کہہ کر حوالات میں بند کر دیا گیا کہ کیسا نیا قانون، قانون وہی پرانا ہے۔ یوں منگو کی ساری خوش فہمی ایک لمحے میں ٹوٹ گئی۔

مرکزی خیال

اس افسانے کا مرکزی خیال یہ ہے کہ غلام قوم کے لیے محض قانون کا نام بدل جانے سے آزادی نہیں آتی؛ جب تک حکمران وہی ہیں، عام آدمی کی حیثیت بھی وہی رہتی ہے۔ منٹو استاد منگو کی سادہ لوحی، سنی سنائی باتوں پر یقین اور جذباتی امیدوں کے ذریعے انگریزی راج کی حقیقت اور عام ہندوستانی کی بے بسی پر گہرا طنز کرتے ہیں۔ افسانہ یہ بھی سکھاتا ہے کہ ادھوری معلومات پر بڑے فیصلے کرنا نقصان دہ ہوتا ہے۔

اہم الفاظ کے معنی

کوچوان / تانگہ بان

تانگہ چلانے والا۔

اڈا

تانگوں کے کھڑے ہونے کی جگہ۔

پیش گوئی

آنے والی بات پہلے سے بتا دینا۔

متانت
سنجیدگی۔

گورا
انگریز (سفید فام) آدمی؛ یہاں انگریز فوجی۔

چھاؤنی
فوج کے رہنے کا علاقہ۔

ناک میں دم کرنا
بہت تنگ کرنا (محاورہ)۔

ہتک
بے عزتی۔

آئین
ملک کا بنیادی قانون، دستور۔

دیوانی مقدمہ
جائیداد یا لین دین کا مقدمہ (فوجداری کے مقابلے میں)۔

ساز
گھوڑے کا سامان (لگام، زین وغیرہ)۔

حوالات
تھانے کی کوٹھڑی جہاں ملزم کو بند کیا جائے۔

خوش فہمی
کسی بات کو اپنی پسند کے مطابق غلط سمجھ لینا۔

خاکہ

منگو کی امید سے مایوسی تک: یہ خاکہ افسانے کے واقعات کو ترتیب وار دکھاتا ہے۔

Free notes: freebooks.pk

منگو کی امید سے مایوسی تک



freebooks.pk

مختصر سوالات و جوابات

استاد منگو کی کیا انفرادیت تھی؟

ان پڑھ ہونے کے باوجود سواریوں کی باتیں سن کر دنیا بھر کی خبریں رکھتا تھا اور اڈے پر سب سے باخبر سمجھا جاتا تھا۔

منگو نے کس ملک میں جنگ کی پیش گوئی کی؟

اسپین میں۔

منگو کو انگریزوں سے نفرت کیوں تھی؟

انگریزوں کے ہندوستان پر قبضے کی وجہ سے، مگر اصل وجہ چھاؤنی کے گوروں کا اس کے ساتھ ذلت آمیز سلوک تھا۔

'آگ لینے آئے تھے اب گھر کے مالک بن گئے' منگو نے کس تناظر میں کہا؟

کسی گورے سے جھگڑے کے بعد اڈے پر غصہ نکالتے ہوئے، یعنی انگریز تجارت کے بہانے آئے اور حکمران بن بیٹھے۔

منگو نے نئے قانون کے بارے میں کیا سوچ رکھا تھا؟

کہ اس کے آتے ہی انگریزوں کا راج ختم ہو جائے گا اور ہندوستانی آزاد اور معزز ہو جائیں گے۔

نئے آئین کی خبر منگو کو کس سے ملی؟

دیوانی مقدمے کے سلسلے میں آئے دو ماروا ڑیوں کی گفتگو سے۔

منگو نے چودھری خدا بخش سے کیا خریدا؟

گھوڑے کا نیا ساز۔

یکم اپریل کو منگو نے شہر میں کیا دیکھا؟

کچھ بھی بدلا ہوا نہیں تھا؛ سب کچھ پہلے جیسا تھا۔

منگو نے گورے کو کیوں مارا؟

وہ وہی گورا تھا جس نے پچھلے برس اسے بے عزت کیا تھا، اور منگو سمجھتا تھا کہ نئے قانون میں اب وہ بدلہ لے سکتا ہے۔

افسانے کا انجام کیا ہوا؟

پولیس نے منگو کو حوالات میں بند کر دیا اور کہا کہ قانون وہی پرانا ہے۔

'ہر ممالک' کو درست کریں۔

ہر ملک۔

'میری قلم کہاں ہے؟' کو درست کریں۔

میرا قلم کہاں ہے؟

تفصیلی سوالات و جوابات

افسانہ 'نیا قانون' کا خلاصہ لکھیں۔

منگو کا تعارف

لاہور کا تانگہ بان استاد منگو ان پڑھ مگر سنی سنائی خبروں کی وجہ سے اڈے کا 'دانا' تھا؛ وہ گوروں کے برے سلوک کی وجہ سے انگریزوں سے نفرت کرتا تھا۔

نئے قانون کی خبر

ماروا ڑیوں سے اس نے سنا کہ یکم اپریل سے نیا آئین آئے گا؛ اس نے سمجھا کہ اب آزادی مل جائے گی اور بے چینی سے انتظار کرنے لگا۔

Free notes: freebooks.pk

یکم اپریل

اس دن شہر میں کچھ نہ بدلا؛ چھاؤنی کے پاس پچھلے برس والا گورا ملا تو منگو نے اس سے جھگڑا کیا اور اسے مارا۔

انجام

پولیس نے اسے گرفتار کر کے حوالات میں ڈال دیا؛ اس کے 'نیا قانون' کے نعروں کے جواب میں کہا گیا کہ قانون وہی پرانا ہے۔

استاد منگو کے کردار کا جائزہ لیں۔

سادہ لوح اور خوش فہم

منگو ہر سنی بات پر یقین کر لیتا ہے اور اپنی امید کے مطابق اس کا مطلب نکالتا ہے۔

محبِ وطن اور غیرت مند

وہ غلامی اور گوروں کی تذلیل سے نفرت کرتا ہے اور عزت کی زندگی چاہتا ہے۔

شیخی اور رعب

اڈے پر اپنی 'معلومات' سے ساتھیوں پر رعب جماتا ہے اور اپنی پیش گوئیوں پر فخر کرتا ہے۔

جذباتی

بغیر سوچے سمجھے گورے پر ہاتھ اٹھا دیتا ہے؛ یہی جذباتیت اسے حوالات تک لے جاتی ہے۔ وہ دراصل غلام ہندوستان کے عام آدمی کی علامت ہے۔

افسانے میں طنز اور انجام کی معنویت واضح کریں۔

عنوان کا طنز

'نیا قانون' نام سے امید جھلکتی ہے، مگر انجام بتاتا ہے کہ غلاموں کے لیے کچھ نیا نہیں تھا۔

انگریزی راج پر طنز

آئین بدلنے کے باوجود حکمرانوں کا رویہ اور طاقت وہی رہی؛ پولیس بھی انھی کی حفاظت کرتی ہے۔

عام آدمی کی بے بسی

منگو جیسے لوگ سیاسی تبدیلیوں سے بڑی امیدیں لگاتے ہیں مگر انجام میں وہی سب سے زیادہ نقصان اٹھاتے ہیں۔

ڈرامائی انجام

منگو کے نعرے اور پولیس کا مختصر جواب افسانے کا نقطۂ عروج ہے جو قاری کو چونکا دیتا ہے۔

Free notes: freebooks.pk

سعادت حسن منٹو کی افسانہ نگاری کی خصوصیات بیان کریں۔

حقیقت نگاری

منٹو زندگی کو جیسی ہے ویسی پیش کرتے ہیں، بغیر کسی پردے یا مبالغے کے۔

بے باکی

وہ سماجی منافقت اور سیاسی ناانصافی پر جرأت سے لکھتے ہیں؛ اس پر مقدمات بھی بھگتے۔

کردار نگاری

عام لوگوں (جیسے تانگہ بان منگو) کو زندہ کرداروں کی صورت میں پیش کرتے ہیں۔

سادہ زبان

پُرتکلف زبان کے بجائے بول چال کی سیدھی زبان؛ مختصر اور مؤثر جملے؛ چونکا دینے والا انجام۔

معروضی سوالات (MCQs)

منگو نے کس ملک میں جنگ کی پیش گوئی کی؟ (الف) اسپین (ب) برطانیہ (ج) فرانس (د) روس

درست جواب: (الف) اسپین۔ اسپین۔

'نیا قانون' اصنافِ ادب کے لحاظ سے ہے: (الف) ناول (ب) ڈراما (ج) داستان (د) افسانہ

درست جواب: (د) افسانہ۔ افسانہ۔

دیوانی مقدمے کے سلسلے میں آئے تھے: (الف) انگریز (ب) مارواڑی (ج) کوچوان (د) بنگالی

درست جواب: (ب) مارواڑی۔ دو مارواڑی۔

منگو نے چودھری خدا بخش سے خریدا تھا: (الف) گھوڑا (ب) ساز (ج) کاٹھی (د) پائیدان

درست جواب: (ب) ساز۔ گھوڑے کا ساز۔

افسانے میں 'نیا قانون' سے مراد ہے: (الف) قراردادِ لاہور (ب) گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935ء (ج) آئینِ پاکستان (د) رولٹ ایکٹ

درست جواب: (ب) گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935ء۔ انڈیا ایکٹ۔

منگو نیا قانون کب نافذ ہونے کا منتظر تھا؟ (الف) یکم جنوری (ب) یکم اپریل (ج) 14 اگست (د) یکم مئی

درست جواب: (ب) یکم اپریل۔ یکم اپریل۔

منگو کا پیشہ تھا: (الف) رکشہ ڈرائیور (ب) تانگہ بان (ج) دکان دار (د) مزدور

درست جواب: (ب) تانگہ بان۔ کوچوان۔

Free notes: freebooks.pk

افسانے کے انجام میں منگو کہاں پہنچا؟ (الف) کچہری (ب) حوالات (ج) اڈا (د) گھر

درست جواب: (ب) حوالات۔ تھانے کی حوالات۔

منٹو نے کس یونیورسٹی میں داخلہ لیا مگر تعلیم ادھوری چھوڑ دی؟ (الف)پنجاب یونیورسٹی (ب) علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (ج) دہلی یونیورسٹی (د) جامعہ عثمانیہ

درست جواب: (ب) علی گڑھ مسلم یونیورسٹی۔ علی گڑھ۔

درست جملہ منتخب کریں: (الف) فٹ بال میری پسندیدہ کھیل ہے۔ (ب) فٹ بال میرا پسندیدہ کھیل ہے۔ (ج) فٹ بال میرے پسندیدہ کھیل ہے۔ (د) فٹ بال مجھے پسندیدہ کھیل ہے۔

درست جواب: (ب) فٹ بال میرا پسندیدہ کھیل ہے۔۔ کھیل مذکر ہے۔

درست ضرب المثل: (الف) ایک انار ہزار بیمار (ب) ایک انار سو بیمار (ج) ایک انار دس بیمار (د) ایک انار سب بیمار

درست جواب: (ب) ایک انار سو بیمار۔ ایک انار سو بیمار۔

درست ضرب المثل: (الف) ناچ نہ جانے پاؤں ٹیڑھا (ب) ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا (ج) ناچ نہ جانے گھر ٹیڑھا (د) ناچ نہ جانے راستہ ٹیڑھا

درست جواب: (ب) ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا۔ آنگن ٹیڑھا۔

تیز نظر ثانی خلاصہ

- مصنف: سعادت حسن منٹو؛ لدھیانہ میں پیدا ہوئے، علی گڑھ (ادھوری تعلیم)، آل انڈیا ریڈیو، فلمیں؛ بمبئی سے لاہور؛ 1955ء میں انتقال۔
- صنف: افسانہ؛ مرکزی کردار: تانگہ بان استاد منگو۔
- نیا قانون = گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935ء، یکم اپریل سے نفاذ۔
- واقعات: اسپین کی پیش گوئی، گوروں سے نفرت، مارواڑیوں سے خبر، نیا ساز، یکم اپریل، گورے کی پٹائی، حوالات۔
- مرکزی خیال: قانون کا نام بدلنے سے غلامی ختم نہیں ہوتی؛ نوآبادیاتی نظام پر طنز؛ خوش فہمی کا انجام۔
- قواعد: تذکیر و تانیث (قلم، کھیل، خواب، ہوش مذکر؛ غار مذکر)، 'ہر' کے بعد واحد؛ ضرب الامثال کی درست صورت۔

امتحانی نکات

- خلاصے کا آخری جملہ افسانے کا انجام ('قانون وہی پرانا ہے') ضرور واضح کرے؛ یہی افسانے کی جان ہے۔

Free notes: freebooks.pk

- منگو کے کردار میں مثبت (غیرت، وطن سے محبت) اور منفی (خوش فہمی، جذباتیت، شیخی) دونوں پہلو لکھیں۔
- 'نیا قانون' کا تاریخی پس منظر (انڈیا ایکٹ 1935ء، نفاذ اپریل 1937ء) ایک جملے میں لکھنا اضافی نمبر دلاتا ہے۔
- تذکیر و تانیث کے سوالات میں عام غلطیاں یاد رکھیں: میرا قلم، اچھا کھیل، ایک خواب دیکھا، ہوش آیا، گہرے غار۔
- ضرب الامثال کے الفاظ اپنی طرف سے نہ بدلیں؛ مقررہ الفاظ ہی درست ہیں۔

Free notes: freebooks.pk